پاکستان سکول عیسیٰ ٹاؤن مملکتِ بحرین

آن لائن معاونت اور تعلمی مواد برائے تعلیمی سال 2020ء-21ء

جماعت۔ نہم	مضمون۔ اُردو لازمی	کتاب کا نام۔ اُردو لازمی
غزل نمبر 1 (میر تقی میر)	صفحہ نمبر۔ 117 تا 122	پہلی سہ ماہی

اشعار کی تشریح

شعر نمبر 1 ہستی اپنی حباب کی سی ہے یہ نمائش سراب کی سی ہے

تشریح: میر تقی میر نے مختلف اصناف شعر میں طبع آزمائی کی ہے مگر ان کی پہچان غزل گوئی ہے۔ وہ بلاشبہ غزل کے بادشاہ ہیں۔ خلوص، درد و غم، ترنم اور سادگی کی بدولت ان کی غزلیں دل پر اثر کرتی ہیں۔ اس لیے انھیں خدائے سخن بھی کہا گیا ہے۔ غزل کے مطلع میں وہ انسان اور دنیا دونوں کی حقیقت سے پردہ اٹھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس طرح پانی میں بننے والا بُلبُلہ کچھ لمحات تک ہی اپنا وجود قائم رکھ سکتا ہے اور اس کے بعد ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح انسان کی اِس دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں کچھ لمحات ہی بنتی ہے اس کے بعد انسان نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اِس دنیا کو خیر آباد کہہ دینا ہے اور جس دنیا کو سنوارنے کے لیے وہ دن رات ایک کر دیتا ہے وہ دراصل آنکھوں اور فکر کا دھوکا ہے جس طرح کہ شدید گرمی میں سڑک پر جاتے ہوئے آدمی کو دور پانی نظر آتا ہے مگر قریب پہنچنے پر سمجھ آتی ہے کہ میری نظر اور عقل نے مجھے دھوکا دیا ہے۔

شعر نمبر 2 نازکی اس کے لب کی کیا کہیے پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

تشریح: میر تقی میر نے مختلف اصناف شعر میں طبع آزمائی کی ہے مگر ان کی پہچان غزل گوئی ہے۔ وہ بلاشبہ غزل کے بادشاہ ہیں۔ خلوص، درد و غم، ترنم اور سادگی کی بدولت ان کی غزلیں دل پر اثر کرتی ہیں۔ اس لیے انھیں خدائے سخن بھی کہا گیا ہے۔ غزل سے مراد ہی حسن و عشق کی باتیں اور تجربات ہوتے ہیں۔ اس لیے غزل کے اس شعر میں میرؔ نے اپنے محبوب کے ہونٹوں کو گلاب کے پھول کی پنکھڑی سے تشبیہ دی ہے۔ شاعر کے مطابق ان کے محبوب کے ہونٹ چُھونے میں اس قدر نرم و نازک اور دیکھنے میں اس قدر خوبصورت لگتے ہیں گویا ہونٹ نہ ہوئے گلاب کی نرم و نازک پنکھڑی ہوئی۔ جو احساس گلاب کی نرم و نازک پنکھڑی کو چھونے پر ہوتا ہے وہی احساس محبوب کے ہونٹوں کو دیکھ کر ہوتا ہے۔

شعر نمبر 3 چشم دل کھول اُس بھی عالم پر یاں کی اوقات خواب کی سی ہے

تشریح: میر تقی میر نے مختلف اصناف شعر میں طبع آزمائی کی ہے مگر ان کی پہچان غزل گوئی ہے۔ وہ بلاشبہ غزل کے بادشاہ ہیں۔ خلوص، درد و غم، ترنم اور سادگی کی بدولت ان کی غزلیں دل پر اثر کرتی ہیں۔ اس لیے انھیں خدائے سخن بھی کہا گیا ہے۔ آخرت کی اہمیت بتاتے ہوئے میر تقی میر اس شعر میں کہتے ہیں کہ انسان ظاہری آنکھ سے اس دنیا کو دیکھ کر اس کی رنگینوں میں اپنے آپ کو اس قدر مگن کر لیتا ہے کہ اسے کسی اور چیز کا دھیان ہی نہیں رہتا۔ اسے صرف اپنی جان، آل اولاد اور کاروبار عزیز ہوتا ہے۔ لیکن حقیقت میں یہ سب کچھ ایک خواب سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر جب انسان کی آنکھ کھلے گی تو وہ حیرت میں پڑ جائے گا کہ واقعی اس نے ایک خواب کے پیچھے اپنی ساری جوانی اور عمر ضائع کر دی۔ وہ کس قدر نادان ثابت ہوا ہے۔

شعر نمبر 4 بار بار اس کے در پر جاتا ہوں حالت اب اضطراب کی سی ہے

تشریح: میر تقی میر نے مختلف اصناف شعر میں طبع آزمائی کی ہے مگر ان کی پہچان غزل گوئی ہے۔ وہ بلاشبہ غزل کے بادشاہ ہیں۔ خلوص، درد و غم، ترنم اور سادگی کی بدولت ان کی غزلیں دل پر اثر کرتی ہیں۔ اس لیے انھیں خدائے سخن بھی کہا گیا ہے۔ محبوب کی گلیوں کے چکر لگانا عاشقوں کا پرانا شیوہ ہے۔ کیونکہ عاشق کے دل میں محبوب کی چاہت اسے بے چین رکھتی ہے وہ ایک نظر اپنے محبوب کو دیکھنا اور اس سے راز و نیاز کی باتیں کرنا ہی زندگی کا سب سے بڑا مشغلہ سمجھتا ہے۔ اور اس کے لیے وہ

کسی قسم کی کوشش سے دریغ نہیں کرتا۔ میر تقی میر بھی کچھ ایسی ہی کیفیت سے دوچار ہیں۔ ان کی حالت اب غیر ہو رہی ہے۔ محبوب کو ایک نظر دیکھنے اور اس سے دل کی بات کہنے کے لیے لاکھ جتن کر کے دیکھ چکے ہیں لیکن کوئی صورت بھی کارگر ثابت نہ ہوئی اور اب حالت برداشت سے باہر ہو رہی ہے۔

شعر نمبر 5 میں جو بولا، کہا کہ یہ آواز اسی خانہ خراب کی سی ہے

تشریح: میر تقی میر نے مختلف اصناف شعر میں طبع آزمائی کی ہے مگر ان کی پہچان غزل گوئی ہے۔ وہ بلاشبہ غزل کے بادشاہ ہیں۔ خلوص، درد و غم، ترنم اور سادگی کی بدولت ان کی غزلیں دل پر اثر کرتی ہیں۔ اس لیے انھیں خدائے سخن بھی کہا گیا ہے۔ محبوب کی گلیوں کے چکر لگانا اور فقیر بن کر محبت کی بھیک مانگنا میؔر کی شاعری کا خاصہ ہے۔ جس طرح فقیر کو اگر کہیں سے بھیک ملے تو وہ تب بھی دعا دیتا ہے اور کوئی بھی بھیک نہ دے تب بھی بد دعا کی بجائے دعا دیتا ہوا ہی جاتا ہے۔ میر نے بھی اپنے محبوب کی گلی میں فقیر بن کر صدا لگائی تو محبوب نے پہچان لیا کہ یہ آواز تو جانی پہچانی ہے۔ مگر شاعر کو یہ بات بری لگی کہ میں جس سے محبت کی بھیک ہر روز مانگتا ہوں اسے میری آواز کی بھی پہچان نہیں ہے۔ ہم ہیں کہ محبت میں پگھلتے جا رہے ہیں اور محبوب کو ہماری آواز تک کی پہچان نہیں۔

شعر نمبر 6 آتش غم میں دل بھنا شاید دیر سے بو کباب کی سی ہے

تشریح: میر تقی میر نے مختلف اصناف شعر میں طبع آزمائی کی ہے مگر ان کی پہچان غزل گوئی ہے۔ وہ بلاشبہ غزل کے بادشاہ ہیں۔ خلوص، درد و غم، ترنم اور سادگی کی بدولت ان کی غزلیں دل پر اثر کرتی ہیں۔ اس لیے انھیں خدائے سخن بھی کہا گیا ہے۔ اس شعر میں میر نے تشبیہ کا استعمال کرتے ہوئے کہا ہے کہ جس طرح گوشت یا کباب کو آگ پر پکانے کے لیے رکھا جاتا ہے اور پکانے والا اگر بھول جائے تو کچھ دیر بعد اس میں سے جلنے کی بو آنا شروع ہو جاتی ہے جو بتاتی ہے کہ گوشت جل رہا ہے یا جل چکا ہے۔ شاعر بھی کہتے ہیں کہ میرا دل بھی گوشت سے ہی بنا ہے لگتا ہے کہ آتش عشق میری برداشت سے باہر ہو گئی ہے اور اس نے اسے اس قدر جلایا ہے کہ اب اس سے جلنے کی بو آنا شروع ہو گئی ہے۔ یہاں دل مشبہ اور آتش غم مشبہ بہ ہے۔

شعر نمبر 7 میر ان نیم باز آنکھوں میں ساری مستی شراب کی سی ہے

تشریح: میر تقی میر نے مختلف اصناف شعر میں طبع آزمائی کی ہے مگر ان کی پہچان غزل گوئی ہے۔ وہ بلاشبہ غزل کے بادشاہ ہیں۔ خلوص، درد و غم، ترنم اور سادگی کی بدولت ان کی غزلیں دل پر اثر کرتی ہیں۔ اس لیے انھیں خدائے سخن بھی کہا گیا ہے۔ اس شعر میں شاعر نے محبوب کی آنکھوں کو شراب سے تشبیہ دی ہے۔ جس طرح شراب پینے کے بعد آنکھوں میں ایک مستی سی چھلک آتی ہے اور آنکھوں سے ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس نے شراب پی ہے۔ لیکن شاعر کے محبوب کی آنکھیں اتنی مست ہیں کہ اسے شراب پینے کی ضرورت ہی نہیں۔ اس کی آنکھیں شراب پیے بغیر ہی مست ہیں اور ان میں وہی نشہ ہے جو شراب پینے کے بعد آتا ہے۔ گویا شاعر اپنے محبوب کی آنکھوں کی تعریف اپنے انداز میں کر رہا ہے۔

پاکستان سکول عیسیٰ ٹاؤن مملکتِ بحرین
آن لائن معاونت اور تعلمی مواد برائے تعلیمی سال 2020ء-21ء

جماعت۔ نہم	مضمون۔ اُردو لازمی	کتاب کا نام۔ اُردو لازمی
غزل نمبر 1 (میر تقی میر)	صفحہ نمبر۔ 117 تا 122	پہلی سہ ماہی

مختصر جواب دیں۔

(الف) اس غزل میں ردیف کون سے الفاظ ہیں؟

جواب: اس غزل میں ردیف "کی سی" استعمال ہوا ہے۔

(ب) اس غزل میں استعمال ہونے والے کوئی سے چار قافیوں کی نشاندہی کریں۔

جواب: اس غزل میں استعمال ہونے والے چار قوافی درج ذیل ہیں: حباب، سراب، گلاب، خواب

(ج) دوسرے شعر میں ہونٹوں کو کس سے تشبیہ دی گئی ہے؟

جواب: دوسرے شعر میں ہونٹوں کو گلاب کی پنکھڑی سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(د) میرؔ نے "نیم باز آنکھوں کی مستی" کو کیا قرار دیا ہے؟

جواب: میرؔ نے نیم باز آنکھوں کی مستی کو شراب جیسی مستی قرار دیا ہے۔ کہ جیسے شراب پینے کے بعد آنکھوں میں ایک مستی سی آجاتی ہے اسی طرح میرے محبوب کی آنکھوں میں بھی شراب کی سی مستی ہے لیکن یہ مستی شراب پیے بغیر آتی ہے۔

(ہ) شاعر "اضطراب" کی حالت میں کیا کرتا ہے؟

جواب: اضطراب کی حالت میں شاعر اپنے محبوب کی گلی اور دروازے پر بار بار جاتا ہے اور یہ اضطراب بڑھتا جا رہا ہے کیونکہ شاعر کا مدعا حل نہیں ہو رہا۔

2۔ درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

الفاظ	معانی	جملے
ہستی	زندگی	
حباب	بلبلہ	حقیقت ہے کہ انسان کی زندگی ایک حباب کی طرح ہے۔
سراب	دھوکا	دنیا کی ساری چمک دمک ایک سراب ہے۔
اوقات	وقت کی جمع	نمازیں مقررہ اوقات پر ادا کرنے کا حکم ہے۔
اضطراب	بے چینی	سلیم حالت اضطراب میں برآمدے میں ٹہل رہا تھا۔
خانہ خراب	خراب حالت	عشق و محبت کے چکر میں پڑ کر نوجوان لڑکے لڑکیاں اپنا خانہ خراب کر لیتے ہیں۔
نیم باز	آدھی کھلی، آدھی بند	حالت نیند میں کئی لوگوں کی نیم باز آنکھیں شک میں ڈال دیتی ہیں کہ شاید وہ جاگ رہے ہیں۔
مستی	شوخی	اسلم جب کوئی شرارت کرنے لگتا ہے تو اس کی آنکھوں ایک مستی سی آجاتی ہے۔

4۔ درج ذیل مرکبات، مرکب کی کون سی قسم ہیں؟

جواب: " چشم دل، اس کے لب، آتش غم، اس کا در" یہ تمام کے تمام مرکب اضافی ہیں۔

5۔ اس غزل کے مطلع اور مقطع کی نشاندہی کریں۔

جواب: سبق کا صفحہ نمبر 120 اور 121 غور سے پڑھنے کے بعد خود اس سوال کا جواب تلاش کر کے لکھیں۔

6۔ مذکر اور مؤنث الگ الگ کریں۔

جواب:

مذکر الفاظ: حباب، سراب، لب، کباب	**مؤنث الفاظ:** ہستی، نمائش، بو، مستی، شراب

7۔ اعراب لگا کر تلفظ واضح کریں۔

جواب: حَباب، سَراب، نُمائش، چَشمِ دِل، عالَم، اِضطِراب، آتَشِ غَم، نَیم باز

اس غزل کی مشق میں دیئے گئے اہم ترین نکات جیسے غزل کی تعریف، مطلع اور مقطع کو سمجھ کر ذہن میں بٹھائیں۔ یہ بورڈ کے امتحانات میں بار بار پوچھے جاتے ہیں۔

پاکستان سکول عیسیٰ ٹاؤن مملکتِ بحرین

آن لائن معاونت اور تعلمی مواد برائے تعلیمی سال 2020ء-21ء

جماعت۔ نہم	مضمون۔ اُردو لازمی	کتاب کا نام۔ اُردو لازمی
غزل نمبر 1 (میر تقی میر)	صفحہ نمبر۔ 117 تا 122	پہلی سہ ماہی

متفرق سرگرمیاں

سرگرمی نمبر 1

متن کے مطابق درست لفظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں۔

(الف) نازکی اس کے ________________ کی کیا کہیے

(ب) پنکھڑی اک ________________ کی سی ہے

(ج) ہستی اپنی ________________ کی سی ہے

(د) بار بار اس کے ________________ پہ جاتا ہوں

سرگرمی 2

کالم الف میں دیئے گئے متعلقہ الفاظ کو کالم ب سے ملائیں۔

کالم الف	کالم ب
دل	اضطراب
آنکھیں	گلاب
پنکھڑی	حباب
حالت	کباب
ہستی	نیم باز

سرگرمی نمبر 3

درج ذیل اشعار کی تشریح کریں۔

نازکی اس کے لب کی کیا کہیے
پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

تشریح: ____

____

____

بار بار اس کے در پہ جاتا ہوں
حالت اب اضطراب کی سی ہے

تشریح: ____

____

____